منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل - گویان صفت و سیرت مہر محمدؐ

نمبر ۳۳ | مطبوعہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۵ ستمبر ۱۸۸۵ء مقام بنگلور | جلد ۱۴

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے

قبول اسلام

عالی دین منیف مکرم و مخدوم بندہ جناب محمد شریف صاحب دام الطافکم - السلام علیکم - گذارش آنکہ بتاریخ ۲۰ ماہ شوال ۱۳۰۲ھ روز یکشنبہ وقت مبارک نماز عصر روبرو چند اہل اسلام ایک شخص مسمی جیون سنگھ سوار رسالہ بنگال نمبر ۳ ساکن نگر ضلع گوجرانوالہ قوم راجپوت بخدمت مولانا مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسۂ عربی کرنال حاضر ہوکر بصدق دلی و شہادت قلبی مشرف باسلام ہوا اور شوق اتباع شریعت و حصول علمیت دلایا گیا خدا تعالی اوس کو تا انقطاع رشتہ حیات اوپر جادہ اعتدال شرع محمدی کے مستحکم رکھہ کر رائج دم دنیا ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین.

راقم خیر الدین.

استفتا

زید جو مسلمان تہا وہ بسبب اغوای شیطان عیسائی ہوا پس بعد ہونے عیسائی کے اسپر نالش مہر کی از روئے شرع شریف ہو سکتی ہے یا نہین - دوسرا یہ کہ اگر وہ شخص بعنایت ایزدی مسلمان ہو گیا تو بعد ہونے مسلمان کے اسپر نالش مہر کی از روئے شرع شریف ہو سکتی ہے یا نہین. جبکہ اسکی عورت زندہ ہے اور اسکی ایک لڑکی یا لڑکا بہی ہے وہ عورت بعد اسلام پہر اوس کے نکاح مین آسکتی ہے یا نہین.

جواب اول کا اوسپر نالش مہر وغیرہ مثل قرض کی ہو سکتی ہے اور مہر بہی منجملہ قرض ہے پس وہ حالت اسلام کا روت مین یا ردت کا اسلام مین برابر تقاضا کیا جاویگا درالمختار سے باب المرتدین ہے وقبض الدین لا نہ مبادلۃ حکمیہ - اور طحطاوی نے اوسکے تحت مین لکہا ہے فقابض الدین اخذ بدل ما تحقق فی ذمۃ المدین - حاصل یہ کہ جب اوس قسم کے تصرفات مرتد سے نافذ ہون گے تو قرض کی نالش اوسکی غیر پر اور غیر کی اوسپر نافذ ہوگی اور مہر بہی ویسا ہی

جواب ثانی کا بعد اوس کے مسلمان ہونے کے

بطریق اولی نالش مہر کی اوسپر کیجا ویگی اور اوا کرنا مہر کا
اوس سے ذمے واجب ہو رہیگا۔

جواب ثالث کا جب مرتد ہوکر پھر مسلمان ہوا تو
عورت اوسکی جو بہ سبب مرتد ہونے سے اس سے بائن
ہوگئی تہی اوسکو حلال ہے تجدید نکاح کی کیجاوے یعنے
ایجاب و قبول دو گواہون سے روبرو تازہ کرلیا
جاوے فقط۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
والمآب۔ کتبہ اضعف عبید ربہ العظیم عبد الکریم عفی عنہ
باحسنا نہ القدیم۔

بقیہ مضمون مقابلۂ اسلام بمذہب عیسوی

اب ہم دوسری اصل سے طرف رجوع اور اس مین بحث
شروع کرتے ہین قرآن مجید مین اکثر مقامات پر ملائکہ کا
خدا تعالی کا فرمانبردار اور عبادت گزار ہونا اور
اس کے حکم کا پابند اور نافرمانی سے برطرف ہونا وغیرہ وغیرہ
وہ اوصاف حمیدہ مذکور ہین کہ جن سے ان کا معصوم
اور بارگاہ خداوندی مین دو عزت اور صاحب راز
ہونا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے اللہ
یصطفی من الملائکۃ رسلاً۔ کہ خدا فرشتون کو اپنی
رسالت کے لئے برگزیدہ کرتا ہے اور ایک جگہ بل عباد
مکرمون۔ آیا ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ بندے ہین اور ایک
جگہ یسبحون اللیل والنہار لا یفترون کہ وہ شب و روز
خدا کی تسبیح و تقدس کرتے نہین تہکتے اور ایک جگہ یون
ایا ہے لا یسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون کہ فرشتے
خدا سے کلام کرتے ہین سبقت نہین کرتے اور خاص
اوسی کے حکم پر عمل کرتے ہین وغیرہ من الآیات
بخلاف اس کے عیسائیون کی کتابون مین ان کا
ذکر تو ہے مگر اونکی تعظیم و تقدس وغیرہ اوصاف حمیدہ
کچھ بھی نہین نہ ان پر ایمان لانے کی کچھ تاکید ہے
نہ ان سے ادب کرنے کا حکم ہے بلکہ کتاب پیدایش
کی ۱۸ باب مین ہے کہ ابراہیم نے گھی اور دودھ
اور اس بچھڑے کو جو اوسنے پکوایا تہا لیکے ان کے
سامنے رکھا اور آپ ان کے پاس درخت کے نیچے
کھڑا رہا اور انہون کہا یا۔ اس سے صاف معلوم
ہوا کہ اہل کتاب کے فرشتے کہاتے پیتے ہین اور یہ
ظاہر ہے کہ جو شخص کہاوے پیویگا وہ پیشاب
پائخانہ جمع کرنے سہو و نسیان خواب و بیداری
بھی عوارض مین مبتلا ہوگا پس جب یہ ہے تو انکو
عزت اور عظمت ہی کیا ہے؟ اور انکو خدا نے انبیا
تک پیغام پہونچانے مین اور عالم بالا سے کارخانون
مین منتخب ہی کیون کیا ہے۔ اسپر طرہ یہ کہ اہل کتاب
نے ان فرشتون کو غلطی سے خدا سمجھ لیا چنانچہ کتاب
صموئیل کے ۲ باب وغیرہ مقامات مین تصریح ہے کہ
خدا کے منہون سے دہوان اتہا اور اس کے مونہ
سے آگ نکل کے کہا گئی کہ جس سے کوئلہ دہک گئے
الخ۔ اور وہ نیچے اترا اور وہ ایک کروبی پر سوار
ہوکر اوڑا اور توراۃ اول کے ۳۲ باب مین
تصریح ہے کہ یعقوب تمام رات خدا سے کشتی لڑتا

رہا اور رہیج کو بغیر برکت حاصل کئے جانے نہ دیا اور بیشمار
بیشمار مقامات پر فرشتون کو خدا کہا ہے حالانکہ
ان مقامات پر خدا مراد نہین ہو سکتا کس لئے کہ وہ
ان جسمانی عوارض سے پاک ہے اسی طرح حکمانے
ملائکہ کی حقیقت کو نجانا اور ان کو جواہر مجردہ
سمجھدیا۔

اسبارہ مین بھی اسلام نے دونون فریق کی افراط
و تفریط کو دور کرکے ٹوگرمی حاصل کی جن سے یقین
کامل ہوگیا کہ یہ مذہب خدا تعالی نے لوگون کے غلطیون
کی اصلاح کے لئے دنیا مین قایم کیا ہے اور اہل
کتاب نے اپنے حق مذہب مین سیکڑون غلطیان
اور ہزارون توہمات اور بیشمار مضمون مخلوط
کرکے معجون مرکب بنا دیا ہے جس لئے کہہ سکتے ہین
کہ اس مذہب پر چلنے سے ہرگز حیات ابدی اور
نجات حقیقی نصیب نہ ہوگی اور جو اس مذہب کے
ان زوائد کو کانٹ چھانٹ دیا جاوے تو اسلام
ہو جائے اور یہی حال دیگر مذاہب کا ہے بلکہ بعض اور
مذاہب تو ایسے ہین کہ جو سرے سے منجانب اللہ نہین بلکہ کسی
حکیم یا بادشاہ یا کسی اور نامور شخص سے دنیا مین
رواج پاگئے ہین اور بعض گو منجانب اللہ ہین اور
ایک زمانہ تک وہ اصلی حالت پر قایم بھی رہے
ہین کہ جنکی برکت سے اس مذہب مین صاحب
کرامات اور بابرکت لوگ پیدا ہوتے ہین کہ جو اتنک
اوس مذہب مین مقدس مشہور ہین لیکن پھر
اوس مذہب مین بسبب بعد زمانہ کے اس قدر زوائد

مخلوط ہوگئے کہ جن سے اصلی مذہب کے اصول پر ہزارون
من خاک پڑگئی اور بہ ہیئت مجموعی وہ مذہب نہایت
خراب گنا گیا اگر اس مذہب کے زوائد کو کوئی دور
کردے اور رد و دہ اور رپانی الگ کرکے دکھا دے
تو جو اصل نکلیگا وہی اسلام ہوگا اور اسکی تمام
باتین مذہب اسلام کے مطابق ہون گے یہ بات اور
ہے کہ مصلحت زمانہ کے لحاظ سے اس وقت مین خدا کے
برگزیدون کی معرفت بعض احکام جزیہ فرض جب
قرار پائے ہون اس وقت مین قرار نہ پائے ہون
یا بالعکس ہو اسمین کوئی شک نہین کہ موسوی اور
عیسائی مذہب منجانب اللہ تھا اور یہ حضرات خدا
کے سچے ہادی اور برگزیدہ تھے مگر ان مذاہب مین
صدہا زوائد ملکر اور صورت ہوئی مذہب موسوی
جب یہودیون کے افراط و تفریط سے اپنی اصلی صورت
پر نہ رہا تو حضرت عیسی علیہ السلام اسکی تکمیل اور
اصلاح کے لئے آئے اور جب مذہب عیسوی حواریون
کے بعد لوگون کی افراط و تفریط سے بہت جلد سچ
اور نہ رہ گیا کیونکہ دوسری صدی مین صدہا لوگ
ایسے ہوگئے کہ جنہون نے روح القدس نازل ہونے
کا جھوٹا دعوی کیا اور جھوٹی انجیلین تصنیف
کرنی شروع کین اور بہت جلد جھوٹے ناصحاب
کر دئے اور اپنے اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ کو
حضرت مسیح علیہ السلام اور حواریون کے طرف منسوب
کر دیا بلکہ یہ خرابی اول ہی صدی مین پیدا ہوگئی
تھی جیسا کہ پولوس کے نامۂ دوم قرنتیون کے ۱۱ باب

۱۳ ورس سے لیکر آخر تک اسکی تصریح ہے بلکہ ۱۲ ورس
یہ ہے کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول دغاباز کارندہ
ہین جو اپنی اصلی صورتون کو مسیح کے صورتون سے
بدل ڈالتے ہین۔ اور گلتیون سے نامۂ اول مین پولوس
مقدس یہ فرماتے ہین (۶) مین تعجب کرتا ہون کہ
تم اتنے جلدی اس سے جسنے تمھین مسیح کے فضل مین
بلایا پھر کے دوسری انجیل کے طرف مائل ہوئے سو وہ
دوسرے تو نہین مگر بعض ہین جو تم کو گھبراتے اور مسیح
کی انجیل اولٹ دینی چاہتے ہین الخ۔ الغرض اس زمانہ
مین تخمیناً ۸۹ انجیلین لوگون نے تصنیف کی تھین
جیساکہ اگسیہو مواقرار کرتے ہین پس جب یہ حال اول
صدیون کا ہی تو پھر بعد مین کیا کیا فتور برپا ہوئے ہین۔
نہ تنہا عیسائیون مین بلکہ پانچوین چھٹی صدی عیسوی
مین جسقدر دنیا پر الہامی مذاہب رائج تھے سب خراب
اور بیزار تھا توہمات وخیالات سے مخلوط ہوگئے تھے
اس لئے خدا تعالیٰ نے عرب کے ریگستان مین جمیع ادیان بالخصوص
مذہب عیسوی کی اصلاح کے لئے ایک نبی عربی مبعوث
کیا اور اسپر ایک آسمانی کتاب نازل کی تاکہ تمام لوگ
اوسکو دستور العمل بنا دین اور اپنے اغلاط کی تصحیح
کے لئے اوسکو معیار جانین چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام
خاص مذہب یہود کے مصلح تھے تو ان سے یہود سخت دشمن
ہوئے اور ان کو طرح طرح سے ایذا مین دین انکی
والدۂ معصومہ پر عیب لگایا ان کو شعبدہ باز بتایا
بعد ان کے حواریون پر کیسے کیسے ظلم وستم کئے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس بیرحمی کے ساتھ
شہید کیا جنکا جرم صرف راستی تھی اور جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم عام عالم کے مصلح اور سب کے
سدھارنے کا بیڑہ اوٹھاکر دنیا مین تشریف لائے
تھے پس ان سے تو جس قدر دشمن اور بدخواہ ہون
تھوڑے ہین دندان مبارک پتھرون سے شہید کئے گئے
ہزارون مصیبتون مین گرفتار رہوے حضرت حبیب
رضی اللہ عنہ مکہ مین بجرم نیکنامی کس بیرحمی سے
پھانسی دئے گئے کربلا مین حضرت امام حسین معہ زن
و فرزند بجرم راستی کیسے ستائے گئے۔ ؎

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے
کہ این مقبول را جز بیگناہی نیست تقصیرے۔

تا ہے آیندہ

بقیۂ تردید الوہیت مسیح مصلوبی

اور اگر مردہ زندہ کرنا اور معجزات کا دکھانا دلیل
الوہیت ہے تو لازم تھا کہ انبیاء سابقین سے کہ جو
انسان تھے ظہور معجزات نہوتا حالانکہ بائبل سے
ثابت ہے کہ انبیاء ماسبق نے مردہ بھی زندہ کئے
اور معجزات بھی دکھلائے دیکھو کتب مفصلۂ ذیل
مندرجۂ بائبل یعنے سلاطین اول ۱۷-۱۶ و ۲۲
سلاطین دویم ۴-۱۷ خروج ۱۴-۲۱ شمار
یعنے گنتی ۲۱-۱۹ یشوع ۱۰-۲ و ۱۳ اور الوہیت
کی صفت ایک یہ بھی ہے کہ یعقوب اپنی خط کی
۱-۱۳ مین لکھتا ہے کیونکہ خدا بدیون سے آپ
نہ آزمایا جاتا اور نہ کسیکو آزماتا خلاف اس سے
مسیح کو ۴۰ روز تک شیطان نے آزمایا۔ متی ۴

اتا ہے۔ اب خاص ان مقامات کو ہم تحریر کرتے ہین کہ
جن سے سوائے انسانیت کے مسیح مین الوہیت کا جسمہ
ہی نہین پایا جاتا دیکھو متطا فوس اول ۲۔ ۵ مین پولوس
کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیون کے بیچ
ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے اور
متی ۷۔ ۲۱ مین مسیح خود ہی تنبیہا ارشاد فرماتے ہین
کہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی
بادشاہت مین شامل ہوگا مقام غور ہے کہ خدا کہنا
تو درکنار مسیح خداوند کہنے سے منع فرماتے ہین اور
انجیل یوحنا ۱۷۔ ۳ مین مسیح ارشاد فرماتے ہین
کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا
اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین افسوس
کہ مسیح تو آپ کو بار بار ابن آدم اور رسول فرماوین
اور عیسائی مسیح کو زبردستی خدا کہین یہان پر
وہ مثال صادق آتی ہے کہ مدعی سست اور گواہ
چست اسکو کہتے ہین۔ شعر

ای مرے پیارے مسیحی بھائیو کفر بیجا مت بکو
کلمہ پڑھو۔ الوہیت ایسی شی نہین کہ عبودیت کے
طرح جسم کے قید مین آسکے کیا باعث کہ جو شی جسم محدود
مین آگئی وہ خود بھی محدود ہوگی اور الوہیت کا
محدود ہونا عقلاً اور نقلاً باطل ہے پھر جناب مسیح
نے صعود آسمانی تک کسی وقت صاف صاف ارشاد
نہین فرمایا کہ مین خدا ہون بلکہ اکثر جگہ اناجیل مروجہ
مین مسیح کو نسبت انسانیت سے دی ہے اور رسول
بھی لکھا ہے علاوہ اس کے جناب مسیح مریم کی بطن مین
جنین ہوکر رحم اور مثل عام مخلوق کے پیدا ہوئی تو پھر
تسلیم کیا جاوے کہ باپ اور روح القدس بھی اوسکی
ہمراہ پیٹ مین رہے ہونگے پھر مسیح کو یہودیون نے
صلیب دی اور تین دن رات قبر مین رہے اور یہ
عقیدہ انتہا نہیں سے جہنم مین سزا پاتا رہا تو کیونکر کہا
جاوے کہ روح اور باپ اور راوس کی ہمراہ صلیب
پر لٹک کر قبر مین رہی ہونگے پس اس حالت مین خدا ہی
باپ نے واسطے انتظام دنیا کے چارج کسکو دیا تہا اور
کون اوسکی جگہ قایم مقام رہا مہربانی فرماکر اوسکا
نام بھی بتلانا چاہیے یا اس عقیدہ باطل سے توبہ کیجئے
اور سچے نبی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر
ایمان لائیے یہی عقیدہ اسلام موجب نجات ہے کیا
اچھا قول خدا کو کسی شاعر نے ضبط کیا ہے اوسکو سنکر
توبہ بصدق دل کیجئے۔ رباعی

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لاتقنطوا من الرحمۃ اللہ یعنے مت ناامید ہو رحمۃ اللہ
سے۔ فقط۔ محمد تفضل حسین معین الواعظین الہ آباد۔

ناصر الدین مجیب المعترضین صاحب لطیف جناب منشی
محمد شریف صاحب ادام اللہ علی صفاتکم۔ السلام علیکم
وعلی من یطیع اللہ و رسولہ۔ ماشاء اللہ آپ کی اخبار
صداقت آثار کا کیا کہنا ہے جسبروز سے شروع ہوا ہے
چار دانگ ہندوستان مین دھوم مچا دی جو منکرین
مذہب پولیسی وغیرہ چکنی چپڑی باتون سے دین محمدی

پر تعصب اور طمع سے اعتراض دکھا رہے تھے ان کی قلعی
کھل گئی اب کوئی پادری گورایا کالا بھولے چوسے
بوجہ حلال کرنے لقمہ مشن سے بذریعہ نور افشان و
کوکب عیسوی کسی مسئلہ اختلافی مین بحث کرنے کا آماد
ہرگز نہ ہوگا فورا مونہ کی کھاتا ہے اوس کو جواب لجواب مین
ایسا مہر سکوت لگتا ہے کہ سالہا سال تک کھلنا اسکا
مشکل ہوجاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی کد شش مردانہ
اور آپ کے نامہ نگار دن کی سعی دلیرانہ اور مضامین
متین اور براہین مبین نے ہر شخص کو بمقابلہ مخالفین
سخن سنج ولطیفہ گو بنا دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء و
جعل اللہ سعیکم مشکورا۔ علاوہ مناظرات آپ کی
اخبار مدقوقان کفر کے لئے قرص کافور اور مرہم نفیان
رمد چشم شرک کے لئے کحل الجواہر ہے بام تحقیق سے
آپ نے وہ نقارہ توحید و اثبات رسالت کا بجایا
کہ ہزارہا کفار غافل تھے عاقل بنکر اونہون نے قبول
اسلام کیا۔ الغرض یہ برکت منشور محمدی و ہمت علمائے
دین اسلام نے بہت ترقی کی چنانچہ ایک شخص
مسمی اونتم ولد کاہنا قوم جاٹ تھا نہ نور محل ضلع
جالندہر تاریخ ۲۰۔ ۱۳۰۲ ہجری اپنی
قوم مین امیر کبیر و مالک الملک ذرعی دسکی ہے بطوع
و رغبت خود احکام شریعت سے متلذذ ہوکر مع
زوجہ خود بخدمت والا مرتبت مجمع علوم عقلی ونقلی
منبع برکات صوری ومعنوی حامی اسرار شریعت
حادی انوار طریقت ورافع اعلام سنت ودافع
آثار بدعت حجۃ العلماء سند الفضلا ملقب بہ مفتی

کلان ضلع جالندہر مولانا الحاج فضیلت وکرامت
رخش مولوی کرم بخش ساکن پھلور ضلع جالندہر
حاضر ہوکر دولت اسلام سے مالا مال ہوا فخر کونین
کو حاصل کیا نام اوسکا محمد شاہ رکھا گیا اور ایک
عورت مسماۃ جیوی سکنہ لودہیانہ قوم کنڑہ فجرہ
سے بتاریخ ۲۲۔ ماہ صیام ۱۳۰۲ھ بخدمت جناب
ممدوح مشرف ہوکر لوث شرک سے پاک اور زیور
اسلام سے مزین ہوے۔ نام اوسکا زینت السلام
رکھا گیا۔ اور ایک لطیفہ قابل گذارش ہے مینے
ایک پادری صاحب سے جو درباب مسئلہ کفارہ چھیڑ
چھاڑ شروع کی تو پادری صاحب نے تقریر حسب
اپنی مذہب سے پیش کی مین نے کہا کہ آپ یہ تو فرمائیے
کہ کفارہ خاص موجودان زمانہ مسیح کے لئے تھا یا
پیچھے آنے والے بھی اس مین شامل ہین صورت اول مین
بار بار کفارہ ہر زمانہ مین ہونا چاہیے اس زمانہ
مین بھی مسیح کو آنکر صلیب پر لڑکنا چاہیے ورنہ آپ
لوگ نعمت کفارہ سے محروم اور بے نصیب رہین
اور ثانی صورت مین گناہ ایک صفت ہے کہ بدر
موصوف اسکا پایا جانا محال اور کفارہ گناہ معدوم
کا ایک وہم اور خیال۔ پادری صاحب بولے کہ سب
الٰہی
گناہ علم مین موجود ہے مینے کہا وہین کفارہ بھی
ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اسی حالت مین دنیا مین
انکر صلیب پر لڑکنا بازیچۂ طفلان سے کم نہین
علاوہ بران کتاب متی باب ۳ درس ۱۷ اور
کتاب مذکور باب ۱۷ درس ۵ اور کتاب مذکور

باب ۱۶ درس ۶ اور کتاب یوحنا باب ۹ درس ۳۵ سے ۳۸ تک کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خدا ابن خدا تھے اور کتاب متی باب ۹ درس ۶ پھر کتاب موصوف باب ۱۷ درس ۱۲ پھر کتاب موصوف کی باب ۲۰ درس ۲۷ و ۲۸ تک کو ملاحظہ کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان تھے اب پادری صاحب سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ان دو امر متضادین کی تطبیق کیجئے یا کسی ایک کی تکذیب پادری صاحب غصے میں آئے اور کہنے لگے کہ حضرت مسیح باعتبار جسم کے بشر تھے باعتبار روح سے خدا کہلاتے تھے میں نے کہا کہ اب فرمائیے کہ کفارہ ہوا ہے تو بشر من حیث البشر حسب اعتقاد تمہارے گنہگار رہے تو اس کے کفارہ سے کئے اور کفارہ دلکار رہے اور کفارہ مسیح بیکار اور اگر باعتبار روح کے ہوا ہے تو ذات مقدس خداوند تعالے کے لٹکنے صلیب سے مبرہ اور منزہ ہے علاوہ بران روح غیر محسوس ہے تو صلیب پر لٹکنا اور سکا تعجب در تعجب محال ہے پادری صاحب نے کہا کہ ہماری گفتگو اہل اسلام سے قدیم سے چلے آئے ہی جانے دیجئے اس مرحلے کا طے ہونا مشکل ہے میں نے کہا سچ ہے پادری صاحب ہمیشہ سے جواب سے ساکت ہی رہتے پیچھے آئے ہیں جانے دیجئے اپنے بزرگون کا پیشہ نا تہ سے ند دیجئے اب دعا پر ختم کلام ہے اللہ جل شانہ اپکی اخبار کی ترقی دن دوگنی رات چوگنی ظہور میں لائے کہ موجب ترقی دین نبی ہے آخر الزمان ہے بلا شک جو اپکی اخبار کی امداد یا خرید کریگا مستحق ثواب مزید ہوگا۔

اب بطور نیچ کے یہ گذارش ہے کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا کہ ایک صفحہ میں یا ورق میں اخبار دینوی بھی طبع فرمانے لگے قدیمی خریدار اور اخبار دن سے مستفید ہون گے اور اہل دنیا بھی خریداری میں انشاء اللہ تعالیٰ ہین گے۔ فقط۔

راقم الآثم تراب نعال اہل کمال عبد الصمد المعروف بمولوی غلام محمد مدرس مدرسۂ اسلامیہ کرنال وارد حال پہلور ضلع جالندہر۔

ریویو

رسالۂ عصمت الانبیا پر

یہ ایک چھوٹا رسالہ جناب مولوی غلام نبی صاحب متوطن امرتسر کا تصنیف کیا ہوا ہے جسمین مصنف نے انبیا علیہم السلام کی عصمت کو ثابت کیا ہے حقیقت میں یہ رسالہ جواب اس رسالہ کا ہے جو نبی معصوم کے نام نہاد امرتسر نے سوسائیٹی کے طرف سے لودہیانہ مشن پریس میں ۱۸۷۹ء میں چھپکر مشتہر ہوا تھا اور حسین مصنف رسالہ نے تمامی انبیا کے عاصی و گنہگار ہونے کی خاصکر گفتگو کرکے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ مسیح صاحب ہی ایک نبی معصوم اور پاک ہین جو مرتبہ شفاعت کے لئے لایق ہو سکتے ہین مولوی غلام نبی صاحب نے رسالہ عصمت الانبیا مین بدلائل واضحہ اور براہین ساطعہ انبیا علیہم السلام کی عصمت اچھی طرح

ثابت کی ہے اور جس لحاظ کر انبیاء سے لغزشین ہوی ہین بدین لحاظ مسیح صاحب کی لغزشین بہی کتب اناجیل سے بتلا دیے ہین اور بہی معصوم سے مصنف یا مولف کی اچہی طرح سے غلط فہمی ثابت کی ہے و سالنگرہ چہوٹی تقطیع پر ۴۰ صفحون کی ضخامت مین رنگین کاغذون پر چہپا ہے مگر مطلب سے نظر کرتے در یاکو کوزے مین بہر دیا ہے عبارت عام فہم اور خاص پسند ہے مختصر یہ کہ یہ تراکت حضرات انبیا علیہم السلام کے ثبوت عصمت مین ہر ایک طاعن و مخالف کے لئے جواب دندان شکن ہے قیمت بہی بالکل قلیل ہے حقیقت مین کچہ بہی نہین یعنے سوا آنہ۔ ہماری راے مین یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے پاس رہنی چاہیے خدا تعالی مصنف کو اس رسالہ کی تصنیف کا اجر عنایت فرماوے ہماری یہی دعا ہے اور اسی پر ختم مدعا ہے

بقیہ پاک نوشتون کی الہامی ہونیکی ثبوتکی تحقیق

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف بقول مسلمین	اسناد معہ کیفیت
۲	خروج	موسے علیہ السلام	خروج ۱۶ باب ۳۵ مین بنی اسرائیل کا ملک کنعانی مین داخل ہونا اور من کا موقوف ہونا لکہا ہے اور یہ بعد حضرت موسی علیہ السلام کے عہد یشوع ع مین واقع ہوا ہے نہ موسی ع کنعان مین آئے اور نہ اونکی عہد مین بنی اسرائیل داخل کنعان ہوے اور نہ عہد موسی مین بنی اسرائیل کا من کہانا موقوف ہوا چنانچہ کتاب یشوع ۵ باب مین اسکی تصریح دیکہو اور اسی کتاب کی اسی باب کی ۳۶ آیت مین وزن ایفا لکہا ہے اور ایفا کا وزن بہی عہد موسی مین رائج نتہا پس اسکی مصنف حضرت موسی نہین ہین بلکہ مصنف اسکا وہی شخص ہے جسکی عہد مین یا اوسکی عہد کے پہلے بنی اسرائیل داخل کنعان ہو چکے ہون اور من موقوف ہو چکا ہو اور ایفا کا وزن جاری ہو گیا ہو اور اس کتاب مین بہی مثل کتاب پیدایش کے جہان کہین ذکر موسی ہوا ہے بصیغہ غائب ہوا ہے اس سے بہی صاف واضح ہے کہ اگر موسی خود اس کتاب کو لکہتے یا اس کے مصنف ہوتے تو خود کو متکلم لکہتے۔
۳	احبار	ایضاً	شروع ہر باب اس کتاب مین جا بجا لکہا ہوا ہے کہ خداوند نے موسی سے خطاب کیا یا موسی سے کلام کیا یا موسی نے یون کہا علی الخصوص ۱ باب۔ ۴ باب ۱۔ ۵ باب ۱۴۔ ۶ باب ۱۔ وغیرہ مین مفصلا مذکور ہے اور ان سب آیتون کی فہرست ہم نے بجواب نورافشان نمبر ۳۰ جلد ۱۲ کی منشور محمدی نمبر جلد ۱۴ مین درج کی ہے وہان دیکہو۔ اور اسی کتاب کی ۲۷ باب ۳۴ مین جہان پر کتاب ختم ہوی ہے لکہا ہے کہ وہ احکام جو خداوند نے بنی اسرائیل کے لئے کوہ سینا پر موسے کو فرمائے یہ ہین پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوا موسی کے کوئی دوسرا شخص ہے جسنے اس کتاب کو تصنیف کیا۔ باقی آیندہ۔

سوڈان اور مصر

مہدی کی وفات کو تمام انگلستان اور یورپ مین ایک غیر مترقبہ خوش قسمتی تصور کیا گیا ہے اور اس خبر سے انگلستان کو اتنی جرات ہوگئی ہے کہ سوڈان مین ایک دفعہ پھر فوجین روانہ کرکے کسالا کے محصور سپاہ کو آزاد کریگا کہ جس کے لئے سلطان روم شاہ اٹلی سے بھی امداد کی امید ہے اس مہم کی روانگی پر سب بید کہی جائیگا اور اتنک یہ بات مجبوراً تسلیم کرنی ہی لازم ہے کہ مہدی صاحب خاتمہ بالخیر ہوئے اسوقت تک تو حقیقت یہ ہے کہ سوڈان اور مصر کی اصلاح کے واسطے مہدی کا مرجانا بمنزلہ اس کے سمجھا جاتا ہے کہ سدّ اسکندری ہٹ گئی اور اب انگلستان کو بتلایا گیا ہے کہ وہ کس طرح سوڈان کے فساد کو رفع اور مصر کے امن کو برقرار کرے۔ صحرائی عربون کی حکومت کے لئے حسین خلیفہ پاشا نام ایک شیخ مقرر ہوگا جو مہدی کا دوست اور رازدار تہا جو اسوقت قاہرہ مین موجود ہے اور جسمین کہتے ہین کہ عربون کا پورا بہروسہ مرکوز ہے سوڈان کے گورنر جنرل شہزادہ حسن برادر خدیو مصر مقرر ہون گے اور یہ دونون صاحب انگریزی فوج کے ساتہ آخر اکتوبر تک بربر کو روانہ ہون گے ایک اشتہار خدیو مصر بنام باشندگان سوڈان نافذ فرمائین گے جسمین ایک تاریخ مقررہ تک سبکو معافی کے ساتہ حکومت مین آنیکی تحریک ہوگی اور یہ تاکید ہی کہ اس کے بعد جو فساد کا خیال کریگا شدید سختی کے ساتہ سزا دیا جاویگا ملک مصر سلطنت روم کا ایک جزو سمجہا جائیگا جس کے انتظام کے لئے اس سے فوجی امداد بقدر دو ہزار سپاہ طلب کیجا ویگی جو نصف بربر کیطرف اور نصف کسالا کے طرف مقام سونکم سے روانہ ہوگی اور انگریزی اور مصری فوجین براہ نیل دنگولا پر قبضہ کرین گے جسکو ابہی خبر آئی ہے کہ چار ہزار عربی فوج نے اپنا بنا لیا بربر مین پہنچتے ہی شیخ مذکور اپنی طرف سے ایک علحدہ اشتہار جاری کرکے سوڈانیون کو یقین دلائیگا کہ آپ کو انصاف و امن اور آزادی خاطرخواہ دیجاویگی اور مفسدون سے نجات ملیگی انگلستان بذریعہ ایک جدید عہدنامہ کے مصر کا حامی اور محافظ مقرر ہوگا اور امن کے لئے فوجی کا روانہ کرنے کا اختیار اسکو پورا پورا حاصل رہیگا اور اس سے عملدرآمد کے لئے وہ اپنا دایمی دخل مصر مین رکہیگا مصری فوج مین ترک اور ارنوٹ لوگ بہرتی کئے جائین گے مصری تمام و کمال نکال دئے جائین گے اور ان کو زراعت کیطرف توجہ دلائے جائے گی۔

روس

روسی تیاریان حدود فارس و افغانستان پر زور و شور سے جاری ہین علاوہ ذخیرون کے بہرتی فوجون کی کوچ سامان کی فراہمی اور ریلوے کی ہر ایک عملی کوشش سے ریلوے کا کام بسرعت تمام ہو رہا ہے باقی تک فقط ایک منزل باقی رہگئی ہے اور پیدل سرخ گبو گنبد تک آپہونچی ہے اس ریلوے کی ایک شاخ

صحرا کو چیر کر تیجند سے مرو کو نکالی گئی ہے جسکا کام بھی تیزی سے جاری ہے اور نیز مرو سے چارجوئی تک جو بر لب اکسس واقع ہے ریلوے کا بھی جلدی سے شروع پر اولوالعزم سوداگرون کو دیا گیا ہے مرو کا مقام از سر نو تعمیر ہوگا اور وہان سے تیجند تک ایک فراخ نہر واسطے رونق اور فوجی فائدہ کے نکالی جاتی ہے صاحبان سرحدی کمیشن ان تیار یون سے خوف زدہ معلوم ہوتے ہین وہ کہتے ہین کہ فارس سے ان کی ضروریات بغیر مخالفت کے پوری ہو رہی ہے اور صاف لکھتے ہین کہ روسی کمیشن کی جگہ روسی فوجین امید کہ ہمارا استقبال کرین گے یہ جو خبرین صلح اور امن کی آتی ہین مطلقاً گمراہ نہ ہین اور انہین کی آرزمین اول درجہ کی جرار جنگی جماعتین اپنے خونخوار کامون مین مصروف ہین وہ لکھتے ہین اگر کسی افسر کو سزا دینی منظور ہو تو اسکو وسط ایشیہ مین ہمارے پاس بھیجا جائے جہان تشویش کو ہر لحظہ ترقی ہے اور موقوف آٹھون پہر منڈاڑے کہڑا ہے۔

ہندوستان مین جنگی تیاریان

ہندوستان مین اسی جنگ کی تیاری کے لئے کل دیسی فوج جو بھرتی ہوگی ۳۶ ہزار ہے جسکے مقابلہ مین تیرہ ہزار فوج گورہ ولایت سے آئیگی کیونکہ یہ عجیب قاعدہ ہی ظاہر ہے کہ ہندوستان مین (بخیال دور اندیشی) ہر دو دیسی سپاہ کے لئے ایک گورہ سپاہی رکھنا ضرور سمجھا جاتا ہے یہ تیج وقت جنگ تک ہی موقوف رہیگی جسکی بعد فقط بارہ ہزار فوج زاید دیسی اور ہزار انگریزی رکھہ کر باقی رخصت کیجا دیگی علاوہ پندرہ ہزار بندوق ہنری مارٹنی کے جو براہ راست ولایت سے اگر دیسی فوجون مین تقسیم کیگئی ہین۔ پچیس ہزار بندوقین اور روانہ ہوی ہین جو بھی فورًا بانٹ دیجا دینگی ہند کے جنگی کارخانون مین حکم دیا گیا بارود بکثرت تیار رکھین اور کارتوس موزون بنائین اور خبردار رہین کہ وقت ضرورت کے تقسیم مین سستی نہو۔ کل ایک لاکھ بیس ہزار بندوقین ہندوستانی فوجون مین تقسیم کرنے کے لئے آئین گی اور ان کے استعمال کا طریقہ متواتر اور پر زور مشقون سے انہین سکھلایا جاویگا۔ عام۔

انگلنڈ اور ہندوستان کے شاہی خاندانون کا تعلق

مدراس کے ایک دیسی اخبار نے انگلنڈ ملکہ معظمہ کی دختر نیک اختر کی شادی پر یہ رائے لکھی کہ اگر انگلستان کے شہزادیون کا تعلق ہندوستان کے عالی مرتبت معزز شہزادون سے ہو جائے تو آپس مین رابطہ اتحاد کے نہایت مستحکم ہو جانے کا یقین ہے ایسی صورت مین انگلستان کی طاقت تمام دنیا سے بڑھ جائیگی اور روس کا کوئی خطرہ نہین رہیگا کیونکہ ہندوستان انگلنڈ بالکل ایک ہو جاوین گے اسپر اخبار پایئر لکھتا ہے کہ بعض لوگ غلطی کرتے ہین کہ قبل از وقت خواہش کرتے ہین اور بعض کسی قدر بعد از وقت طلب کرتے

ہین مدراس کا اخبار چند ماہ پہلے اس عمدہ تجویز کو ظاہر کرتا تو شاہزادی بیٹرس کی شادی اور جگہ ہوتی اور اب تو جناب ملکہ معظمہ کی صاحبزادیون مین سے کوئی باقی نہین سب کی شادی ہوگئی اس لئے ہمارے ہندو رئیسون کو مدت دراز تک انتظار کرنا پڑے گا۔ سبحان اللہ ؎

چاہتے ہو خوبرویون کو اسد
اپکی صورت تو دیکھا چاہیے۔ فیق

گلزار اخبار

کل ۲۶ ہزار دیسی فوجین ہند مین نئی بھرتی ہونگی۔
گورنر مدراس ۲۱ ستمبر کو جیپور ۲۷ کو شملہ پہونچینگے۔
ایکٹ اسلحہ کی قیود شریف دیسیون کے لئے نرم کیگئین۔
انگریزی فوجونکی کمان بجائے قدامت کے لیاقت سے دیجایا کریگی۔
۲۵ نومبر کو جنرل رابرٹس صاحب کمانڈر انچیف ہند کا چارج لینگے۔
مہاراج فتح سنگھ صاحب بہادر کو کل اختیارات ریاست میواڑ عطا ہوے
تجویز ہے کہ قندہار کی قلعبندی بھی فوراً کیجائے۔
روسی اخبار خوش ہوے کہ انگریز قندہار نہین لیا چاہتے۔
افغانون نے روسیون کا ایک قافلہ حال مین لوٹ لیا۔
۲۰ لاکھ روپیہ افغان سرحدی کمیشن کے لئے صرف ہوچکا۔
افغانی فوجین حدود افغانستان پر بڑہتی جاتی ہین۔
حدود فارس افغانستان پر روسی جنگی تیاریان برابر جاری ہین
حضور لارڈ رپن نے ولایت مین فرمایا روس جنگ سے ہرگز باز نہ آئیگا
شمال مشرقی حدود فارس پر بغاوت کے آثار عیان ہین۔
اضلاع مصر و سوڈان کے لئے انگلستان و روم مین گفتگو گرم ہے۔
چار ہزار درویشون نے جدید دنگولہ پر قبضہ کرلیا۔
عثمان دغمہ بوجہ حملہ سوکم مفسدین کو شکست رہا ہے۔
کمپنی فوجیہ پرمینٹ لندن مین اوہائی میل نمبی عرضی پیش کی۔
جرمنی کے برخلاف اسپین مین ۳۰ ہزار حاضرین کا جلسہ ہوا۔
تار خبر کلکتہ سے ۳ گھنٹہ مین لندن مین پہنچائی جاتی ہے۔
کراچی کے جہاز و بندرعدن مین کوارنٹین موقوف ہوا۔
حفاظت قلعہ مدراس نہایت خرفناک حالتین ظاہر ہوی۔
بندرگاہ بمبئی کے حفاظت پر بھی زور سے کام ہو رہا ہے۔
حضور نظام والئی دکن اپریل ضرور ولایت جائینگے۔
باوجود احتیاط کلی جنگ روس و افاغنہ رکتی نہین دکھتی۔
کہتے ہین روسیون نے ذوالفقار کا دعوی خارج کردیا۔
انگلستان جنگ کے لئے نئی توپین بندوقین ڈھوندرہا ہے۔
روس و انگلستان کے تعلقات باہمی تشویش بخش ہین۔
امیر کابل گذشتہ ۱۲ ماہ مین ۴۲ لاکھ روپے لے چکا۔

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

طالبین حق کو بشارت ہو کہ حصہ اول رسالہ دفع التلبیسات مولفہ جناب عمدۃ العلما مولانا سید محمد علی صاحب جواب تلقیحات التقلیحات مولفہ پادری عماد الدین صاحب جس کے دیکھنے کی آرزو مدت سے شایقین کو تھی اندنون بفضل خدا نہایت خوش اسلوبی سے مطبع نامی کاپنور مین چھپکر تیار ہوگیا ہے اس رسالہ مین پادریصاحب کی لن ترانیون اور بیہودہ افترا ضونکو نہایت معقول طور سے دفع کرکے نبوت حضرت سرور انبیا محمد مصطفے علیہ الصلواۃ والثنا کو بین طور سے ثابت کیا ہے اور قوی دلائل سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کا مستند ہونا اور اناجیل مروجہ کا غیر الہامی اور بے سند ہونا

اظہر من الشمس کردیا ہے جو صاحب اس سے خواستگار ہون نقد قیمت بھیجکر مشتہر سے طلب فرمائین قیمت معمولی کاغذ کی ۶ ر عمدہ دبیز کاغذ کی ۸ ر محصول ڈاک ۱ ر معین ہے۔

المشتہر محمد ابراہیم کانپور بوچرخانہ خورد متصل مسجد دلاری

ضرور ملاحظہ فرمائے

ہم شکر کرتے ہین کہ ہماری شکایت (ضمیمۂ اخبار منشور محمدی) کا کچھ کچھ اثر ہونے لگا اور بعض نامہربان مشتری صاحبان بھی اوسپر غور فرماکے توجہ مبذول فرمانے لگے چنانچہ بعض حضرات بقایا چندہ بھیجکے معافی کے خواستگار ہین اور بعضون نے حساب دریافت کیا ہے اور بعض حضرات قریب بھیجنے کا وعدہ کرکے فرماتے ہین کہ اپنے نام کو فہرست بے حمیتی و نادہندی مین نہ چھپنے دین ہم ان تمام صاحبون کے بھی شکر گذار ہین اور ہمین امید ہے کہ اسیطرح دوسرے حضرات بھی توجہ مبذول فرمادین گے۔

ہمارے ان مہربانون کو معلوم کرنا چاہیے جو اس خیال مین ابھی تک چپ چاپ ہین کہ کارخانہ اخبار منشور محمدی سے جب خط کے ذریعہ سے حساب اور مطالبہ کیا جاویگا تو بقایا چندہ بھیجدینگے ای حضرات ہمکو بڑا تجربہ ہوا ہے کہ خطوط لکھنے مین سوا صرف ڈاک اور رفاہ پوسٹ آفس کے کچھ بھی نتیجہ نہین ایک تو ہم کمی آمدنی کی وجہ سے زیادہ مصارف کی برداشت کرتے کرتے تھک گئے اور اسپر آپ حضرات کی بے اعتنائی کی وجہ سے اور بھی ڈاک والون کی نذر کیجا ہے یہ آپ کو کب مناسب ہے اسلئے آیندہ جو حساب لکھا جاویگا اخبار کے ذریعہ لکھدیا جاویگا۔ اور اب بھی ایک آسان طور سے آپکا حساب سمجھا دیا جاتا ہے وہ اسطرح ہے کہ سابق مین جو حساب مطبع سے آپکو لکھا گیا تھا اسکے بعد اگر کچھ بقایا ادا کیا گیا ہے تو اسمین وضع کرلین ورنہ جتنے سال اور مہینون کی قیمت آخر ذیحجہ سنہ حال تک زیادہ ہوتی ہی حساب سابق مین بڑھالین تو از خود صحیح حساب معلوم ہوجائیگا بیفائدہ خرچ ڈاک اور ہمارے اوقات کو ضایع کرنے سے ہمین نقصان پہونچانا سراسر ناانصافی ہے۔ اور ہمارے بعض مہربان ایسے بھی ہین جنکو حساب برابر معلوم نہین ہوتا دیا کسی وجہ سے تشفی نہین ہوتی ان کے خدمت مین گذارش ہے کہ براہ مزید مہربانی بذریعہ جوابی کارڈ کے دریافت فرمالین اور چونکہ یہ آپ ہی کے تکاہل کا سبب ہے لہذا ہمین بار خرچ سے سبکدوش فرماوین۔ اور جو حضرات کے اب بھی خیال فاسد مین ہین کہ میرے ایک قیمت ادا نہ کرنیسے کیا ہرج ہوگا جبکہ میرے جیسے اور بھی دینے والے موجود ہین و مزید بران منشور محمدی کو میرا ہی خیال کب آتا ہوگا جبکہ میرے جیسے اور بھی نادہند ہون گے اور اپنی — پر ثابت قدم خواب غفلت مین خراٹے لے رہے ہین اونہین ہم اخیر مین جگانا چاہتے ہین فی الحال اتنی گذارش کرتے ہین کہ یہ دوسرے دفعہ آپکو آگاہ کیا گیا ہے جب میعاد یعنے سال تمام ہوجاویگا تو ہم کو مجبوراً وہی کارروائی اختیار کرنی پڑیگی جسکو پاس اسلامی ہمین اتنا روک رکھا ہے

رسید زر

بمشکوری تمام ان محاونون کے نام وبعہ ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے از راہ حمیت اسلامی زر چندہ مطبع کی امداد فرمائی۔

جناب منشی محمد باقر صاحب	پنواری	۷ ر
جناب مولوی تجمل حسین صاحب	دیوبند	۵ ر
جناب منشی محمد انور خانصاحب	اسسٹنٹ کنسرویٹر پونا	للعہ ر
جناب منشی محمد عظیم اللہ خانصاحب	حیدرآباد	۵ ر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔